یہہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ	عـه
والیان ریاست سے	ـه
روسا جاگیرداران سے	للعه
عام خریداروں سے	۲ روپیہ ۸ آنہ
" ششماہی	عـه
ممالک غیر سے سالانہ	۵ شلنگ
" ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے
جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک مطبع اہل حدیث ہونی چاہیئے +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار اہل حدیث

نمبر (۳۶) جلد (۵)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموما اور اہل حدیث کی خصوصا دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ داخل نہ ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج کئے جائینگے مگر ناپسند واپس کرنے کا وعدہ نہیں۔

امرتسر مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء مطابق ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ یوم الجمعہ

مذاکرہ علمیہ

(بقیہ مضمون مولوی محمد حسین صاحب خنبا)

تنبیہ: فاضل ایڈیٹر اہل حدیث نے اپنے فتوی جواز امامت مبتدعین مکفرین وملاحدہ میں اس امر کا اظہار کیا ہے کہ میرے فتوی تجویز اقتداء سے یہ غرض نہیں ہے کہ ان لوگوں کو منصب امامت دیا جاوے بلکہ مراد صرف یہہ ہے کہ اگر وہ اتفاقا نماز پڑھا رہے ہوں تو انکی اقتداء صحیح ہے۔ مگر فتوی نمبر ۱۹ مندرجہ اہل حدیث ۱۳ مارچ میں آپ فرماتے ہیں کہ بغیر صریح کفر کے مقررہ امام کو معزول کرنا جائز نہیں ہے جو لوگ فتنہ فساد کرتے ہیں وہ گنہگار ہیں انکی خاطر امام کو معزول کرنا سخت ظلم ہے۔

کفر صریح کے معنے آپکی کلام سے یہی معلوم ہوتے ہیں کہ وہ تعلیم اسلامی سے منافی ہیں جس کے عقاید کو کفر لازم ہو وہ خود تعلیم اسلام سے انکار نہ کرتا ہو اور جو ادعا اسلام رکھتا ہو اسکو آپ کافر صریح نہیں کہہ سکتے بلکہ مکفر کہینگے یہ فرق مولانا غلام مصطفی صاحب امرتسری کے جواب میں آپنے بیان کیا ہے۔

ان دونوں حوالوں کے ملانے سے ناظرین یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ مکفر امام کو بھی معزول کرنا سخت ظلم ہے البتہ صریح کافر کو معزول کرنا جائز ہے اس بنا پر

ش: یہہ سرخی کہ فاضل ایڈیٹر نے مبتدعین کی اقتدا کو صرف احیانا و اتفاقا جائز نہیں رکھا بلکہ اگر کسی مسجد محلہ یا جامع مسجد کا امام مذہب چکڑالوی یا مرزائی یا اور کسی قسم کا زندقہ والحاد ایجاد کرے مگر صاف طور پر اسلام سے انکار نہ کرے تو صریح کافر نہ بنے تو اسکو اپنی امامت پر بحال رکھا جاوے اور اسکا الگ کرنا منع ہے

ش: میرا یہہ منشا نہیں۔ مگر آپنے معطل اور معزول میں فرق نہیں سمجھا معزول تو کفر بواح (بینا) سے ہوتا ہے مگر معطل چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف تھوکنے پر ایک شخص کو جماعت کرانے سے منع فرمایا تھا۔ وہ در اصل معطل تھا پس ایسے ملحدین کو تو بطریق اولیٰ ہٹا دینا چاہیئے اور توبہ کرنے کے لئے مہلت دینی چاہیئے اور تا توبہ انکی اقتدا ترک کرنا ضروری ہے۔ بس آپکے تفرعات سب غلط ہیں۔ علاوہ اسکے بنظر تدقیق ہنوز ایک جواب باقی ہے کہ فعل کا کفر ہونا اور بات ہے اور فاعل کا کافر ہونا اور ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے مگر آپنے دونوں کو ایک کر دیا جو ایک مدقق کی شان سے بہت بعید ہے۔ (ایڈیٹر)

یادگار مرزا یعنی مرقع قادیانی کا خاص نمبر جس میں مرزا صاحب کی بڑی بڑی اور مشہور پیشگوئیوں کی قلعی کھول کر دکھائی گئی ہے ۳/ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا لیں۔

ضروری اصلاع: گم شدہ پرچہ کی بابت پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر مفت تیسرے ہفتہ قیمتاً۔ بعدازاں ۲ رقی پرچہ۔ گم شدہ کا نمبر اور نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے۔ مینیجر

جمعہ کے خطبہ مین اسکا لیکچر الحاد بھی خاموشی سے سنا جاوے اور جو شخص اسکی مخالفت کرکے اسکو معزول کرنے کی کوشش کریگا وہ سخت ظالم ہوگا۔ مولانا کچھ تو غور فرمائیے کہ یہہ کس قدر غلو ہے اور کس حقیقت سے بعید کہ اس فتوی مین آپنے مسلمانون کے لئے بویا ہے اسکا نتیجہ یہی ہوگا کہ اور مسلمان بھی اپنے امام کی اقتداء کرکے زندیق بنین اگر یہی بات ہے تو حدیث من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الحدیث کے کیا معنے ہونگے اور آپکی پیش کردہ آیت ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کا کیا مفہوم۔

الحاصل فاضل ایڈیٹر کا کلام مسئلہ اقتداء مین تناقض سے خالی نہین ہوسکتا دلیل جواز ہونا تو بڑی بات ہے۔

فاضل ایڈیٹر بار بار فرماتے ہین کہ عدم جواز کی دلیل کوئی پیش نہین کرتا اقوال جمہور علماء سلف صالحین اور ائمہ حدیث اور مجتہدین کے پیش کرنے والے کو آپ اہل حدیث ہونے کے لائق نہین جانتے اور قال اللہ اور قال الرسول سے دلیل کے طالب ہوتے ہین مین کہتا ہون اول تو اجماع سلف کے برخلاف آپکی دلیل کا نا تمام ہونا ہی عدم جواز کی کافی دلیل ہے۔ اور یہہ دلیل قال اللہ اور قال الرسول سے ہی ہے۔ قال اللہ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی الآیۃ وقال الرسول لن تجتمع امتی علی الضلالۃ وغیرہ اگر آپ اجماع واتفاق سلف انکار کرین تو سلف مین سے کسی کا قول ان شخصون کی تجویز اقتدا مین جن کی اس نے تکفیر کی ہو پیش کرین ورنہ اس اجماع کو منعقد جانکر آپ اور آپکے معتقدین تفریق جماعت اور شق عصا المسلمین سے پرہیز کرین

اور اگر آپ یہہ فرماوین کہ باوجود انعقاد اجماع مین ان سب سے یہ سوال کرسکتا ہون کہ تم نے یہ کہان سے کہا جیسا کہ آپنے مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی کو جواب مین فرمایا ہے تو آپ کی یہہ جرءت استقامت کے برخلاف ہے آپ کو آیت مذکورۃ الصدر اور احادیث صحت اجماع امت مین غور کرکے تفریق جماعت سے پرہیز چاہئے ثانیًا آپکے کلام واصول استدلال سے ہم نے ثابت کردیا ہے کہ جو شخص کسی ضرورت شرعی اور رکن اسلامی کا منکر ہو باوجود ادعاء اسلام اسکی اقتدا ناروا ہے ثالثًا امرار عقائد مین غور کرنے سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مکفرین ملاحدہ کی اقتداء ناروا ہونی چاہئے۔ گو وہ مدعی اسلام ہی کیون نہون کیونکہ تکفیر کے معنے کسی کو کافر کہنے کے ہین اور کسی کو کافر کہنا سوائے کافر سمجھنے کے موجب کفر ہے اب جسکو ہم کافر سمجھتے ہین اسکو اپنے اہم مقاصد عبودیت اور مناجات رب العالمین اور معراج قرب الٰہی مین اپنا وکیل کیونکر بنا سکتے ہین ولن یجعل اللہ للکفرین علی المؤمنین سبیلا دوسرا جگہ لا ینال عہدی الظلمین بھی عدم جواز کے لئے حجت . . . . .

ملہ اجماع کا نام لیتے ہوئے امام احمد کا قول یاد کرو۔ (ایڈیٹر)

ملہ غالبًا آپنے کتب اصول مین دیکھا ہوگا کہ اجماع دو قسم پر ہوتا ہے ایک تو وہ اجماع ہے جسکے کل افراد علماء کسی مسئلہ پر صاف الفاظ مین بیک زبان تصریح کردین۔ ایسا اجماع تو منعقد ہے دوسرا اجماع وہ ہے کہ بعض تو تصریح کرین اور بعض خاموش رہین۔ گو حقیقت مین ایسا اجماع بھی ضعیف ہے کیونکہ یہہ بھی اس امر پر مبنی ہے کہ تمام علماء زمانہ کا علم حاصل ہو اور وہ سب کے سب ایک مجلس مین موجود ہون۔ تاہم ایسا اجماع بھی مثل سابق اجماع کے حجت نہین۔ تیسری قسم کا اجماع آجکل زبان زد ہے کہ چند ایک علماء کی آراء ہم کو پہونچی ہین اور کسی کے خلاف کا ہم کو علم نہین جسکا ہم سے نہین۔ مانتے کہ اسپر

اجماع ہے حالانکہ ایسے واقعات کو اجماع سے تعبیر کرنا ایک عامیانہ طریق ہے نہ کہ عالمانہ محققانہ توکیا۔ اجماع کی بحث حصول المامول مین ضرور ملاحظہ کیجئے فریق مجوزین کے اقوال کئی ایک دفعہ نقل کئے گئے اور حضرت عثمان کا عام اصول بھی کئی ایک دفعہ بتلایا گیا ہے کہ نماز ایک نیک کام ہے جب کوئی ایسا کام کرے تو اسکے ساتھ ملکر وہ بات بھی پہلے کئی ایک دفعہ بتلائی گئی ہے کہ سلف صالحین کے زمانہ مین کفر کے فتوون کا رواج نہ تھا اسلئے اسکی نظیر تو نہ ملے گی کہ کسی پر انہون نے کفر کا فتوی دیا ہو پھر اسی کے پیچھے اقتدا کا حکم دیا ہو البتہ یہہ نظیر ملتی ہے کہ جو کوئی نماز پڑھے اور نماز کی طرف بلائے گو وہ باغی ہو اسکے ساتھ ملکر پڑھنے کا فتوی سلف صالحین کا موجود ہے۔ ملل ونحل ابن حزم ملاحظہ ہو۔ (ایڈیٹر)

ملہ صحابہ جسکو باغی کہتے تھے اسکا مطلب یہی ہوتا تھا کہ یہہ شخص غیر معصوم الدم واجب القتل ہے۔ پھر اسی کو اہم مقاصد نماز مین حضرت عثمان کے حکم سے وکیل کیون بناتے تھے فاعتبروا یا اولی الابصار

اصل بات یہہ ہے کہ ہر ایک کام کی جہت ہوتی ہے نماز جس وقت کوئی پڑھاتا ہے اور اسکے ساتھ ہم ملکر پڑھتے ہین تو اسمین یہ لحاظ

ahmadimuslim.de

اقتضائی ہے اسپر آپکا استحباب و استغفار ہیکہ خیال ہین صحیح نہیں اور نہ آپکا اقسام ثلثہ امامت مین یا بیعت کا حکم صحیح ہوسکتا ہے کیا آن حضرت صلعم مین امامت صلوٰۃ و حکومت و نبوت تینوں قسمیں موجود نہ تھیں۔ علاوہ برآن ہمین حیران ہون کہ آپنے جماعت مسلمانون کے برخلاف مضمون اقتدا او کو کونسے دلائل قال اللہ و قال الرسول سے مشتون کیا ہے آپکا دعوے خلاف ظاہر اور برخلاف سلف و خلف کسی بڑی قوی دلیل پر مبنی ہونا چاہئے تھا اور وہ لوم آپکے دلائل کی کیفیت تو پہلے معلوم ہوچکی اب علما رمانعین کی انکا ثبت ٹھیک نہین۔ اسوا ماج کے اہلحدیث مین دلائل گذر چکے ہین۔ (ایڈیٹر)

ہوتا ہے کہ یہ ایک نیک کام کر رہا ہے اسکے علاوہ اس مین ہزار عیب ہون۔ رشوت خوار ہو۔ زانی ہو۔ لوطی ہو۔ بدعتی ہو اُسکے کسی عیب پر نظر نہیں جاتی اور نہ ہماری مخالف رائے علما اکرام اسکا حکم دیتے ہین کہ دیگر عیوب اسکے بھی دیکھو پس اسیطرح صورت متنازعہ مین یہی حکم ہے اور حضرت عثمان نے بھی یہی مذہب اصول ہم کو سمجھایا ہے۔ (ایڈیٹر)

۱۳ اچھا کہا کہ اقتضائی ہے گہین برہانی کہہ دیا ہوتا تو سوال وارد ہوتا اقتضائی کہکر پہلے بچے اے جناب اقتضائی دلائل سے تو آجکل لوگون کو مرزائی اور چکڑالوی وغیرہ بنا رکھا ہے۔ اس آیت کا جواب مع تفسیر آیت کئی ایک دفعہ پہلے گذر چکے ہین۔ (ایڈیٹر)

مرزاجی کی دوکانداری اور دنیا پرستی

آجکل جبکہ مرزاجی فوت ہوچکے ہین اور انکی جگہہ پر حکیم نورالدین خلیفہ مقرر ہوگئے ہین اُن کے اس تقرر سے مرزائی اخبار بدر مرزاجی کی سچائی پر استدلال کرتا ہے چنانچہ اُسکے اپنے الفاظ حسب ذیل ہین:-

"ہمارا مسیح جیسا کہ نادان مخالف سمجھتا ہے اگر دنیا پرست ہوتا اور دنیا کے لئے اُسنے یہ دوکان نکالی ہوتی تو ضرور اپنا جانشین اپنی اولاد مین سے مقرر کرجاتا کیونکہ ایک دنیا پرست سے ناممکن ہے کہ وہ اپنی عمر کی کمائی اور محنت کا ثمرہ کسی غیر کے سپرد کرجائے لیکہ تو سب لائق مرید کو آپ اگر دیا کوئی حکم بلکہ اشارہ تک بھی زیادہ دیتے تو سب احمدی اس پر عمل کرنا اپنی سعادت دارین سمجھتے مگر آپنے ایسا نہیں کیا حالانکہ اپنی وصیت لکھی جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا پس صاف ثابت ہے کہ وہ مبارک خدا کی طرف سے مامور تھا اور دنیا کی ذرا بھی ہوس اسمین نہ تھی۔ اللہم صل علیہ وسلم"

جواب ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزاجی پکے دوکاندار اور اعلیٰ درجے کے دنیا پرست تھے۔ ہم بھی اپنے دعویٰ کا ثبوت اُسی طریق پر دیتے ہین جس طریق پر بدر نے انکے دنیادار ہونے پر دیا ہے یعنے ہم بھی پہلے اُن کی خلافت ہی کے مسئلہ کو لیتے ہین۔ اور اسی سے ثابت کرتے ہین کہ مرزاجی سچے دنیادار تھے پس ذرا کان لگا کر سنئے! کہ یہہ خلافت مرزاجی کے منشاء سے ہرگز واقعہ نہین ہوئی۔ ہم اپنے اس دعویٰ کو انہین کے رسالہ الوصیت ہی سے ثابت کرتے ہین سنو! مرزاجی الوصیت کے صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہین:-

"اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہین میرے نام پر میرے بعد لوگون سے بیعت لین"

اس فقرہ کے حاشیہ پر اسکی وضاحت اور تفسیر یون بیان فرمائی ہے:

"ایسے لوگونکا انتخاب مومنون کے اتفاق رائے پر ہوگا پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کرین گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگون سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہئے کہ وہ اپنے تئین دوسرون کے لئے نمونہ بنا دے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مین تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اُسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اُسکے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرین گے سو ان دنون کے منتظر رہو اور تمہین یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت مین ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ مین صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے" (الوصیت صفحہ ۱۲)

پس ایڈیٹر بدر ذرا غور سے مرزاجی کی وصیت کی عبارت زیر خط پر نظر ڈالے اور سوچے کہ اسکے کیا معنے ہین مرزائیو! مرزاجی کی اصل وصیت تو یہی جسکو تم لوگون نے گوز شتر سمجھا پس پشت ڈالدیا اور اسکی پروا نہ کرکے

ahmadimuslim.de

حکیم جی کو خلیفہ بنا لیا۔ حالانکہ مرزا جی صاف اور واضح الفاظ میں بتلا رہے ہیں کہ میرے بعد میری اولاد جانشین ہوگی کوئی اور اس بات کا حقدار نہیں ہے بلکہ یہاں تک اسباب کو واضح کر دیا کہ اگر میری اولاد نالائق اور ناقابل بھی معلوم ہو تب بھی انکی جدی وقوت کو جو آئندہ اس میں ظاہر ہوگی فراموش نہ کرنا چاہئے کیونکہ پھر ایک نیک آدمی جو بڑے اٹھائے پایہ کا ہوتا ہے اُسپر بھی ایک وقت آیا ہوتا ہے کہ وہ ایک ناقابل ذکر لطفہ کی حالت میں ماں کے پیٹ کے اندر ہوتا ہے۔ پس تمنے میری اولاد کی اصلی حقیقت پر نظر ڈالنا اور اُسے میرے بعد میرا جانشین بنا لینا پھر فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ وہ جانشین اور خلیفہ مقرر ہونے کے وقت معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دہوکہ دینے والے خیالات دینے کم عمری یا کم علمی کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے مگر تم نے میری وصیت کو نہ بھولنا اور میری اولاد ہی کو میرا جانشین بنانا اور انکی اصلی آئندہ کی عظمت اور وقعت کو ذہن نشین رکھنا۔

یہ ہے مرزا جی کی اصلی وصیت۔ . . . . . جس میں انہوں نے اپنی اولاد کے خلیفہ بنانے کے متعلق صرف اشارہ سے ہی کام نہیں لیا بلکہ صاف الفاظ میں ہدایت کر دی پس اگر مرزائیوں نے مرزا جی کے بعد انکی اس واضح وصیت کا خلاف کر کے حکیم جی کو خلیفہ بنا لیا تو اس سے مرزا جی کے بیٹوں پر کسی طرح استدلال نہیں ہو سکتا۔ مرزا جی کو اس سے کیا دخل جبکہ انکی وصیت اور روح اس خلافت کی مخالفت میں چلا رہی ہے۔

اسکے علاوہ مرزا جی کے دنیا پرست اور عبد الدرہم والدینار ہونیکے کئی ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں۔ سامری عمرو و قارون کی طرح دولت سمیٹنے میں لگے رہے۔

سنو! جب مرزا جی مختاری کے امتحان میں فیل ہو گئے اور اُس صیغہ میں آپ کامیاب نہو سکے تو دوسرا رنگ بدلا اور سادہ لوح مسلمانوں سے روپیہ بٹورنے کی خاطر مخالفین کے جواب میں ایک کتاب براہین احمدیہ لکھنے کا اشتہار دیا اور دعویٰ کیا کہ میں اسلام کی حقانیت پر تین سو دلائل قرآن ہی سے نکال کر اس کتاب میں لکھونگا جسے نیک دل اور سادہ لوح مسلمان ان کی اس چال میں آگئے چنانچہ مرزا جی نے اُن بیچاروں سے ہزاروں روپے دم دیکر لے لئے مگر حقانیت اسلام کیلئے تین سو چھوڑ تین دلائل بھی نہ لکھ سکے بلکہ بیٹھ کر سکے نہ ہی کتاب مذکور کو اختتام تک پہونچا سکے بلکہ اُسکی ایک آدہ

جلد بڑاہئے نام الٰہی جس میں اپنے واہی تباہی الہام دیئے اور اپنی نبوت کی بنا قائم کر کے آئندہ ڈبل الہامی تحیلہ بنا کر پیش کر دیا۔ مگر ایفائے وعدہ نہ کر سکے اور سب روپیہ ہزارہا کا رہضم کر گئے۔

اسکے بعد سال ۔۔۔ المنیر کے نام سے مسلمانان پٹیالہ وغیرہ کا چودہ سو روپیہ کہا گئے پھر حضرت مسیح کی سیاحت کے واقعات کی تحقیق کا بہانہ کرکے بہت سا چندہ ہڑپ کر گئے۔

پھر منارۃ المسیح چندہ کے لئے اشتہار دیکر دس ہزار روپیہ مریدوں سے طلب کیا اور منارہ بنانے کی بجائے وہ سب روپیہ اپنے ہی عیشوں میں صرف کر لیا اور منارہ چھوڑ بالشت بھر بھی نہ بنائی۔

لنگر خانہ کا بہانہ کرکے جو اشتہار دیا اُس میں صاف اور نہایت صحیح لکھدیا کہ ہر ایک مرید کو کچھ نہ کچھ چندہ دینا ضروری ہے جو نہ دیگا تین ماہ کے بعد اُسکا نام رجسٹر مریدوں سے خارج کر دیا جائیگا۔ بیدر کا اکمل ہمیں بتلا وے کہ کیا سچے نبیوں کا بھی طریقہ چلا آیا ہے کسی نبی نے اپنی امت سے یوں زور دیکر طوعاً کرہاً چندہ وصول کیا اور کسی رسول نے اس طرح اپنا پیٹ پالنے کی خاطر اپنی امت سے جبراً مال مانگا اور اگر کوئی اپنی مفلسی کے باعث نہ دے سکا تو اُسے اپنی جماعت سے نکال دیا ہو۔ بیچارے نبیوں کو تو اسکے خلاف وحی اور الہام ہوتے تھے یا ہوتے تو! سچے نبیوں سے سوال ہوتا ہے اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ (پ ع سع ۱۷) کیا تم تبلیغ احکام پر لوگوں سے کچھ اجرت طلب کرتے ہو جسکے باعث اُن پر اس چٹی کا بوجھ بھاری ہو رہا ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ میں لوگوں سے کوئی مزدوری نہیں مانگتا۔ حضرت نوح علیہ السلام جو اپنی قوم کی ہدایت کے لئے نو سو پچاس برس تک کوشش کرتے رہے انہوں نے اپنی قوم اور امت پر کچھ بوجھ نہ ڈالا بلکہ یہی فرماتے رہے کہ یٰقَوْمِ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ (پ ۱۲ ع ۳) حضرت ہود نے بھی اپنی قوم عاد کو یہی فرمایا کہ یٰقَوْمِ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (پ ۱۲ ع ۵) حضرت صالح نے اپنی قوم ثمود کو اور حضرت شعیب نے ایکہ والوں کو . . . . . . اور حضرت لوط وغیرہ غرض سب سچے رسولوں نے اپنی اپنی قوموں سے یہی کہا کہ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بتلاؤ مرزا جی کو کبھی ایسا الہام ہوا یا کسی وقت اُن کے منہ سے ایسے الفاظ نکلے ہونگے دنیا سے بے رغبت

ahmadimuslim.de

ہونے پر دلالت کرتے ہوں!
نہیں بلکہ وہ آخری وصیت مین مرتے مرتے بھی غریب مریدون کو قادیانی مقبرے مین دفن ہونے سے بہشت کا لالچ اور دہوکہ دیکر انکی جائیداد مین حصہ کرنے اور اُن کے گہربار لوٹنے اور اُنکے بال بچون کا پیٹ کاٹ کر اپنی اولاد کا پیٹ بہرنے کے لیئے خوب ہی بندوبست کر گئے۔ کیا یہ اللہ والون اور مقبولان خدا خصوصاً نبیون اور رسولون کا کام ہے؟ ہرگز نہیں۔ سچے نبیون کے مرنے کے بعد تو اُن کی جائیداد اور ورثے سے اُن کی اولاد بھی محروم رہا کرتی ہے وہ اپنے آخری دم مین یہ وصیت کیا کرتے ہین کہ نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکنا صدقۃ یعنے ہماری اولاد کو ہمارا ورثہ تقسیم نہین ہوا کرتا بلکہ ہم جو کچھ چہوڑ جائین وہ صدقہ اور خیرات مین دیدیا جاتا ہو اگر مرزاجی سچے نبی تہے تو اپنی وصیت نامہ مین یہ وصیت اپنی اولاد کے لیئے کیون کر جاتے۔ سنو! مرزاجی اعلے درجہ کے دنیا پرست اور تمام جہان کی دولت سمیٹ کر اپنی اولاد کے لیئے اکٹھا اور جمع کر جانے کی فکر مین ہر دم لگے رہتے تہے یہی وجہ تہی کہ اپنی لڑکی مبارکہ بیگم کا نکاح بھی مالیر کوٹلہ کے ایک مالدار رئیس محمد علی خان سے کر دیا اور جہیز مین [illegible] مقرر کر کے اُس کی ساری جائیداد پر پانی پہیر دیا اور جو باقی رہا وہ بھی شاید بہشتی مقبرے کی وصیت کے بہانہ سے ضبط کر لیا جس کیوجہ سے اُسکی پہلی اولاد کو ساری عمر روٹی سے بہی نصیب ہون گے۔

مرزائیو! بتلاؤ یہی معیار ہے تمہارے نبی کی نبوت کے سچے ہونے کا؟ ہمیشہ تم لوگ منہ پہاڑ پہاڑ کر کہا کرتے ہو کہ مرزاجی کے دعاوی کو منہاج نبوت پر پرکھنا چاہیئے؟ کیا مرزاجی کے یہ کارنامے کسی سچے نبی کے کامون سے کچھ بہی مماثلت اور مشابہت رکھتے ہین؟ ہرگز نہیں۔

مرزاجی کی نسبت ایسا کوئی لفظ کسی واقف کی زبان سے ہرگز نہیں نکل سکتا جو اُن کی بے رغبتی لو زہد یا خداترس ہونے پر دلالت کرے

جو شخص مرزاجی کی سوانح عمری سے واقف ہوگا وہ ضرور کہیگا کہ وہ نبی نہین کذاب مفتری۔ غدار۔ اور قارون ثانی کہے گا۔ اور بس+

(نائب ایڈیٹر)

نماز اربعہ۔ ہندؤن آریون اور عیسائیون کی نماز سے اسلامی نماز کا مقابلہ قیمت ۲ر۔ منیجر۔

اہلحدیث علماء امرتسر کیخدمت مین گذارش

اسلامی تعلیم مین تو سب کچھ ہے۔ اسکے علاوہ زمانہ کی ضرورت بہی سخت مجبور کرتی ہے کہ ہم آپس مین ملکر رہین اسلیئے میری گذارش ہے اگر آپ لوگ مجہ ہیچمدان کی بات کو قبول کرین کہ امرتسر کے علماء اہل حدیث یعنے سب وہ علماء جو اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہین ہر جمعہ کے روز ایک جگہ جمع ہوا کرین اور باہمی ملکر بیٹہکر محبت اور مصالحت اور ایک دوسرے سے ہمدردی کی باتین کیا کرین اگر آپس مین کچہ اختلاف بہی ہو تو باہمی تجویز سے اُسکا بہی تصفیہ کیا کرین۔ غرض آپس مین شقاق اور علیحدگی نہو تو پہر دیکہین کہ خداتعالیٰ کی طرف سے کیا کیا برکتین نازل ہوتی ہین۔ اس مطلب پر جو جو آیات اور احادیث آئی ہین وہ علماء سے مخفی نہون گی گو ہیچمدان کو معلوم نہون مگر آپ حضرات کو تو معلوم ہین۔ اُمید ہے کہ علماء اہل حدیث امرتسر میری اس درخواست پر خوب غور کرکے براہ راست یا بذریعہ اخبار اہل حدیث اطلاع دینگے۔ ہر جمعہ کو فرصت نہو سکے تو ہر مہینے کے اخیر جمعہ کو تو ضرور جمع ہوا کرین وقت بعد نماز عصر و مکان منظوری پر پہلے جلسے کے لیئے میرا مکان حاضر ہے۔ (حافظ محمد یوسف)

ایڈیٹر۔ خاکسار تو حاضر ہے جب آپ بلاوینگے بسر و چشم پہنچونگا۔ بلکہ میرے خیال مین ہر ایک مقام کے علماء اسی پر عمل کیا کرین تو بہت ہی مفید ہو۔ خدا توفیق بخشے۔

ع دولت ہمہ ز اتفاق خیزد

دریافت

ایک شخص محمد حسن نامی میانہ قد اندازہ ۶۰ برس کی عمر اپنے کو کبہی مولوی۔ حافظ۔ فقیر شاہ صاحب کہکر مشہور کرتے ہین اور گوجرانوالہ کے ضلع مین اپنا مکان بتاتے ہین۔ یہ آدمی کچہ فساد انگیز ہوتے ہین۔ ہوڑا، کلکتہ، مسجد باری سال، ڈہاکہ وغیرہ وغیرہ جگہ مین اپنا رہنا بیان کرتے ہین اگر کوئی صاحب کو مذکورہ شاہ صاحب سے ملاقات ہو اور اُن کے بارہ کچہ معلوم ہو تو بذریعہ اہل حدیث کے آگاہ کرین خاصکر مولانا ضیاء الرحمن صاحب کلکتہ اور حافظ نصیر الدین صاحب ہوڑا بارہ مین اگر کچہ معلوم ہو تو ضرور تحریر فرما دین۔ ابہی یہان سے آسام گئے ہین وہان کے لوگ بہی خاصکر مستری نورالدین صاحب وغیرہ کچہ ضرور فرما دین۔ سخت ضرورت ہے۔ فقط (خاکسار عبدالصمد)

ahmadimuslim.de

خلیفہ مرزا سے سوال

کیا فرماتے ہیں احمدی جماعت والے کہ کیا وجہ ہے کہ جب مرزا صاحب بقول

نبوت ختم بحسب الارشاد مخبر صادق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھا۔

قبض اللہ نبیًا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیہ (مشکٰوۃ از ترمذی) یعنے آنحضرت نے فرمایا نہیں قبض کی اللہ تعالے نے روح کسی پیغمبر کی مگر اسی جگہ کہ چاہتا ہے اللہ یہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اس میں جس جگہ (لاہور) کہ جہاں بوشتہ اسی جگہ نہ دفنائے گئے۔ بینوا توجروا۔

(سائل المنظور محمد سعید الحق نزیل سرہند)

استفسار

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مکمل و مفصل مستند و معتبر سوانح عمری بزبان اردو کوئی شایع ہوئی ہے یا نہیں اگر شایع ہوئی ہے تو کہاں سے ملے گی اور کس قیمت پر۔ المستفسر ناچیز احمد اللہ مہر دہلی

آتش کشتن و اخگر گذاشتن کار خردمندان نیست

(سلسلہ کیلئے دیکھو پرچہ ۱۹ رجون ۱۹۱۰ء)

ایڈیٹر اہل فقہ نے دو دعوی کئے ہیں۔ اولاً رسول اللہ صلعم عالم الغیب بالتفصیل تھے ثانیاً حضرت رسول اللہ صلعم کو اللہ جل شانہ نے تمام امور غیبیہ پر مطلع فرما دیا تھا۔ یعنے علم ما کان وما یکون آپ کو حاصل تھا۔ مگر یہ دونوں دعاوی ان کے قانون آلہی اور فرمان رسالت پناہی اور واقعات حدیثیہ و قرآنیہ کے خلاف ہیں اور نیز تمام مذہب اہل سنت کے خلاف ہیں خصوصاً مذہب حنفیہ کے جسکے نام لیوا اور کفش بردار تو ہیں ایڈیٹر ہی ہے بلکہ یہ مذہب روافض کا ہے۔ فان اثبات العلم بما کان وما یکون لاحد من الکرام من مذہب الرافضۃ فالعجب ثبوت ہذہ الائمتہم افتراء منہم علیہم۔ تا ذلی حکم بتنکرد یا گیا تو ہم سن چکے اب واقعات اور علماء کے اقوال سن لو فاضل مروز بیان ابطال الباطل میں تحریر فرماتے ہیں۔ ومن ضروریات الدین ان علم الغیب مخصوص باللہ تعالی والنصوص فی ذالک کثیرۃ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو ویعلم ما فی البر والبحر الایۃ وان اللہ عندہ علم الساعۃ

وینزل الغیث الایۃ فلا یصح لغیر اللہ تعالی ان یقال انہ یعلم الغیب ولہذا لما قیل عند رسول اللہ صلعم فی الرجز وفینا نبی یعلم ما فی غد انکر علی قائلہ وقال دع ہذا او بالجملۃ لا یجوز ان یقال لاحد انہ یعلم الغیب نعم الاخبار بالغیب بتعلیم اللہ تعالی جائز وطریق ہذا التعلیم اما الوحی او الالہام عند من یجعلہ طریقًا الی الغیب انتہی۔ یعنے علم غیب کا مخصوص ہونا ساتھ اللہ کے ضروریات دین سے ہے اور نصوص اس میں بہت آئے ہیں جیسے اللہ ہی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کے نہیں جانتا ہے مگر وہ اور اللہ تعالے جانتا ہے جو خشکی میں اور جو دریا میں ہے اور بیشک اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے بارش کو پس اسکے اتارنیکا علم اسی کے پاس ہے پس غیر اللہ کے لئے ہرگز درست نہیں ہے کہ اسکو غیب دان کہا جاوے اسیواسطے جب رسول اللہ صلعم کے پاس یہ بات کہی گئی کہ ہم میں ایک رسول ہے جو کل کی بات جانتا ہے تو آنحضور نے ان کہنے والی پر انکار فرمایا اور حکم دیا کہ اسکو چھوڑ دو حاصل کلام یہ ہے کہ جائز نہیں ہے کہ کسی کو یہ کہا جاوے کہ وہ غیب جانتا ہے ہاں خبر دینا ساتھ غیب کے اللہ تعالے کی تعلیم سے جائز ہے اور طریقہ اس تعلیم کا یا وحی ہے یا الہام انکے نزدیک جو اسکو طریقہ علم غیب کا جانتا ہے۔

ملا علی قاری حنفی شرح فقہ اکبر میں تحریر کرتے ہیں ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمہم اللہ احیانًا وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کذا فی المسایرۃ یعنے بیشک پیغمبروں نے غیب سے کچھ نہیں جانا مگر جسقدر اللہ تعالے نے انکو کبھی بتلا دیا اور علماء حنفیہ نے تصریح کی ہے اسکی تکفیر کی جسنے یہ اعتقاد کیا کہ رسول اللہ صلعم غیب جانتے تھے اس وجہ سے کہ اسنے معارضہ کیا اللہ تعالے کے قول کا کہ کہدو نہیں جانتے جو آسمان اور زمین میں ہیں غیب کو سوا اللہ تعالے کے اسیطرح مسایرہ میں ہے۔ (مسایرہ علم کلام میں ایک مستند کتاب ہے جسکے مصنف علامہ ابن ہمام صاحب فتح القدیر شارح ہدایہ ہیں اور ان کو علماء مذہب حنفیہ نے مجتہد مذہب شمار کئے ہیں) اور علامہ تفتازانی شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں فبالجملۃ العلم بالغیب امر تفرد بہ سبحانہ لا سبیل الیہ للعباد

الا باعلام منہ الخ یعنے علم غیب کے ساتھ اللہ تعالے منفرد ہے اور کسی کو اُسکے دریافت کی راہ نہیں ہے مگر اسکے بتلانے سے اور جب علم غیب کے ساتھ اللہ تعالے منفرد ہے تو اب کسی کو عالم الغیب کہنا اللہ تعالے کے اس تفرد کو باطل کرنا ہے وہو شرک۔

مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رح تفسیر فتح العزیز مین فرماتے ہین۔

رتبہ ائمہ و اولیا اطہار را برتبہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام گردانند و انبیاء و مرسلین علیہم السلام را لوازم الوہیت از علم غیب و شنیدن فریاد ہر کس از ہر جا و قدرت بر جمیع مقدورات ثابت کنند انتہی۔ اس بیان سے مولانا کے معلوم ہوا کہ علم غیب لوازم الوہیت سے ہے پس جسنے علم غیب کو رسول کے لئے جائیز رکہا تو اُسنے لازم الوہیت کو رسول کے واسطے ثابت کر کے انکو الہ و معبود بنایا وہو شرک صریح و کفر قبیح۔

اور تفسیر نیشاپوری مین بتفسیر آیت کریمہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ کے مرقوم ہے ومن جملۃ الایمان باللہ ان یعتقد ولا وحدہ علاما للغیوب ومن جملۃ الایمان بالرسل ان یعتقد ھم عباد انہم بان تعلم و ہم عبید مصطفین لا یعلمون الغیب الا ما اعلمہم اللہ تعالی انتہی۔ یعنے اللہ تعالے پر ایمان لانے مین یہہ بہی داخل ہے کہ اکیلے اللہ تعالے کو غیب دان اعتقاد کرے اور رسول پر ایمان لانے مین یہہ بہی داخل ہے کہ اُن کو ان کے مرتبہ پر رکہے اس طرح پر کہ پیغمبرون کو اللہ تعالے کا برگزیدہ بندہ اعتقاد کرے اور یہہ اعتقاد رکہے کہ وہ غیب نہین جانتے تہے مگر جسقدر اللہ پاک نے اُن کو بتلا دیا اور نیز اسی تفسیر کے دوسرے مقام مین ہے ثم امر نبیہ باظہار مذلۃ العبودیۃ حتی لا ینسب الیہ نقص ولا یعاب من قبل عدم علمہ الغیب فقال لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ وفیہ ان قدرتہ قاصرۃ وعلمہ قلیل وکل من کان عبدا کان کذالک والقدرۃ الکاملۃ والمحیط لیس الا للہ انتہی یعنے پہر اللہ تعالے نے اپنے نبی صلعم کو حکم فرمایا واسطے ظاہر کرنے ذلت عبودیت کے تا کہ آپ کی طرف نقصان منسوب نہو اور غیب کے نہین جاننے پر آنحضور پر عیب نہو پس فرمایا مین مالک نہین ہون اپنے نفس کے نفع و نقصان کا مگر جو چاہے اللہ تعالے اس سے معلوم ہوا کہ آنحضور کی قدرۃ قاصر تہی اور علم آپکا قلیل تہا اور جو بندہ ہوگا وہ ایسا ہی ہوگا اور

قدرت کاملہ اور علم محیط نہین ہے مگر اللہ تعالے کو۔ اور علامہ بیری کا حاشیہ اشباہ مین فرماتے ہین و فی اللؤلؤ الجنیۃ وغیرہا من کتب المذہب رجل تزوج امرأۃ ولم یحضر شاہد فقال تزوجتک بشہادۃ اللہ ورسولہ یکفر لانہ یعتقد بان النبی صلعم یعلم الغیب اذ لا شہادۃ لمن لا علم لہ بہ ومن اعتقد ہذا کفر وبہ قال الشیخ ابو القاسم الصفار انتہی یعنے لؤلؤ الجنیۃ وغیرہ کتب مذہب حنفیہ مین لکہا ہے کہ ایک مرد نے نکاح کیا ایک عورت سے اور گواہان حاضر نہ تہے پہر ناکح نے کہا کہ مینے تمسے نکاح کیا بگواہی اللہ اور رسول کے تو کافر ہوا اسلئے کہ اُسنے اعتقاد کیا کہ نبی علیہ السلام غیب دان تہے اسواسطے کہ جسکو علم نہو اس کی گواہی نہین اور جسنے اعتقاد کیا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام غیب دان تہے وہ کافر ہوا۔ اور شیخ ابو القاسم صفار نے بہی ایسا ہی کہا ہے۔ اور بحر الرائق مین ہے لو تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ لا ینعقد النکاح ویکفر لاعتقادہ ان النبی صلعم یعلم الغیب انتہی یعنے جسنے نکاح کیا اللہ اور رسول کی گواہی پر وہ نکاح منعقد نہوا اور ناکح کافر ہوا بسبب اس اعتقاد کے کہ نبی صلعم کو اُسنے غیب دان سمجہا۔ اور تاتارخانیہ مین ہے رجل تزوج امرأۃ ولم یحضر شہود فقال خدا و رسول او را یا فرشتگان او را گواہ کردم بطل النکاح ویکفر الناکح لاعتقادہ ان الرسول والملائکۃ یعلم الغیب وفیہم النبی اہ انتہی اس سے بہی معلوم ہوا کہ جو اعتقاد رکہے کہ رسول اور فرشتے غیب دان ہین اور پکارنے والے کی آواز کو سنتے ہین وہ کافر ہے۔ اور کنز الدقائق مین علامہ نسفی کے ہے جو فقہ الاجتہاد مذہب حنفیہ مین ہے۔ لو تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ یکفر لاعتقادہ ان النبی صلعم یعلم الغیب انتہی۔ یعنے اللہ اور رسول کی گواہی پر جسنے نکاح کیا وہ کافر ہوا اس اعتقاد کے سبب سے کہ نبی صلعم غیب دان تہے اور جواہر اخلاطیہ مین ہے ان نعم ان النبی صلعم یعلم الغیب یکفر فما ظنک فی غیرہ انتہی۔ یعنے جسنے یہ گمان کیا کہ نبی صلعم غیب جانتے ہین وہ کافر ہے پہر تیرا کیا خیال ہے اسکی نسبت جو غیر نبی کو غیب دان جانے۔ اور ایسا ہی خلاصہ و عالمگیری و فتاوی قاضی خان وغیرہ عامہ کتب حنفیہ مین مرقوم و موجود ہے۔ افسوس ہے کہ ایڈیٹر الفقیہ پر کہ باوجود دعوی حنفیت اپنے مذہب کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر تمام کتب فقہ کی تردید کر رہا ہے اور پہر دعوی حنفیت کئے جاتا ہے

اور کچھ بھی خیال نہین کرتا ہے کہ ایسے اعتقاد والون پر علماء حنفیہ قاطبۃً کفر کا فتوی لگا رہے ہین پھر وہ دعوے حنفیت کا اپنے لئے کیونکر کرتا اور کہو صاحب کیا ان علماء حنفیہ کو بھی رسول اللہ صلعم سے عداوۃ تھی کہ وہ آنحضور کے غیب دانی سے انکار کرتے ہین جیسا کہ تمنے یہ ناروا الزام اہل حدیث پر لگا کر اپنے جہل پر ڈبل شہادۃ دی ہے۔ (باقی آئندہ)

مباحثہ خوب ہوا

(از نامہ نگار)

موضع شستر خانہ متصل شہر مونگیر مین ایک شخص نامی حسن خان کو اوس گاؤن کے رہنے والے بسبب عمل بالحدیث بہت تنگ کیا اور فساد زیادہ پھیلانے کے لئے اہل حدیث مذکور کو مستعد مناظر پر کیا وہ اہل حدیث استاذی جناب مولوی مولا بخش خان صاحب بہاری کے پاس آکر تذکرہ کیا اور کہا کہ آپ مناظرہ کیجئے وہ لوگ اپنے علماء کو بلا رہے ہیں حسن اتفاق سے اندنون مولوی ابوالخیر صاحب غازیپوری جو مفتی عالمگیری وارد جمالپور ضلع مونگیر تھے روز سنیچر کو مولوی ابوالخیر صاحب اور مولوی محمد عمر صاحب ولایتی مدرس مدرسہ مونگیر اور مولوی تجمل حسین صاحب بہاری اور مولوی عبدالحی صاحب ساکن بلیا یہ سب علماء حنفیہ مقام شستر خانہ مین جمع ہوگئے اور اہل حدیث کی طرف سے صرف استاذی جناب مولوی مولا بخش خان صاحب بہاری مدرس مدرسہ اہل حدیث جمالپور قریب آٹھ بجے شب کے حنفیون نے اپنے مولوی صاحبون سے درخواست مناظرہ کی کی مولوی ابوالخیر غازیپوری چونکہ اپنی ذیل وڈوال مین اور مولویون سے ڈبل سمجھے پہلے درخواست حنفیون نے انہی سے کی مولوی صاحب نے جواب دیا کہ مولوی تجمل حسین صاحب سے کہو کیونکہ ہم اور مناظرہ این چہ بوالعجبی است جب مولوی تجمل حسین سے کہا گیا تو انہون نے مولوی عبدالحی کے حوالہ کیا مولوی عبدالحی نے کہا کہ ان سے پوچھو کہ مناظرہ کے لئے انکو کسنے بلایا ہے جب نوبت آخر مولوی محمد عمر کی آئی تو آپ نے فرمایا کہ مین وعظ کہنے کو آیا ہون مناظرہ کرنے کو نہین آیا ہون جسکو مجھ سے کچھ پوچھنا ہو وہ میرے پاس مونگیر مین آوے الغرض ہر ایک مولویون کا عالم اسوقت نفسی نفسی کا تماشا دکھلا رہے تھے جب سبھون نے مناظرہ سے انکار کردیا وہان کے بعض حنفی اپنے مولویون کی اس کارروائی اور فرار عن المناظرہ سے سخت بیزار ہوگئے اور کہا کہ ہم کل دوسرے مولوی کو لاکر مناظرہ کرائینگے اور جب تک ہمارے مولانا مع جماعت اہل حدیث کے اوس بستی مین رہے اُس وقت تک حنفی مولوی آپس مین یہہ کہتے رہے کہ دیکھو صاحبو! اسوقت وعظ مین کوئی کسی کے مذہب پر وار نکرے اور اُسکو برا نکہے بلکہ بعض درمیان وعظ کے طرفداری اہلحدیث کی کرتے رہے۔ جب ساڑھے دس بجے شب کو مولانا مع جماعت اہل حدیث کے وہان سے واپس چلے آئے تو وہان کے سب بے ناک وناڑی باز وتعزیہ ساز اہل حدیث کو جو اس بستی مین تنہا ہے اپنے مولویون منکر الصدیک پاس لے گئے مولویون نے بہادر قال اکراس بیچارے پر چنی شنے کی ناکیدگی اور اہل حدیث کی مذمت اور اُن کے سب وشتم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا دوسرے روز جب مولوی ابوالخیر واپس جمالپور ہوئے تو یہہ مشہور کیا کہ جماعت اہل حدیث کے مولوی صاحب وہان سے بھاگ آئے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ یہہ لوگ جھوٹ بولنے مین کچھ بھی خدا کا خوف نہین کرتے ہین ہائے افسوس اس کذب بیانی پر ان لوگ پھر درخواست مناظرہ کی ان سے کیگئی مگر ابوالخیر اور مناظرہ۔ بمصداق خود ستخان ملیح ساز گفت ورو از مناظرہ برتافت اور چلتے بنے۔

راقم محمد یوسف از جمالپور

مراسلہ از ایلچپور ملک برار

(از نامہ نگار)

یہہ شہر تمام صوبۂ برار دکن کا مدت مدید تک صدر مقام اور دار الحکومت رہا آخر مین جبکہ برار دکن پر نواب اصفجاہ نظام الملک بہادر والی حیدر آباد قابض ہوئے تب نواب صاحب ممدوح الیہم کی جانب سے ایک صوبہ دار مقرر ہوا کرتا تہا اُسکو بھی نواب کا لقب دیا جاتا تہا چنانچہ نواب محمد اسمٰعیل خان بہادر شہید۔ نواب صلابت خان۔ نواب بہلول خان۔ نواب جنرل محمد نامدار خان۔ نواب ابراہیم خان نواب غلام حسن خان یہان کے مشہور نواب ہوگذرے۔ آخری صوبہ داریہان کے نواب غلام حسن خان تھے اور آپکے بعد نوابی کا خاتمہ ہوگیا اور ملک برار سرکار نظام نے سرکار انگریزی کے تفویض کردیا عملداری انگریزی قایم ہوگئی۔ انگریزی عملداری قایم ہوتے ہی سابقہ چہل پہل نیست ونابود ہوکر اداسی دبے رونقی چھاگئی۔ شرفاء اور امیرزادے مفلوک الحال اور نانِ شبینہ کے محتاج

ahmadimuslim.de

بنائے۔ اب یہان کے لوگ زمانہ کی ہوا اور رفتار دیکھ کر تجارت اور صنعت کی جانب راغب ہو چلے ہین۔ چنانچہ پارچہ بافی یہان پر اب بہت اچھی ہونے لگی ہے اور ہر قسم کا کپڑا مردانہ اور زنانہ مضبوط اور پائیدار تیار ہو کر بیرو نجات کو روانہ ہوتا ہے۔ حال مین فیر کیس یعنی دیا سلائی کا کارخانہ بھی یہان کھولا گیا ہے جس سے بہت سے غربا کی روزی اور قوت لبری کی صورت نکل آئی۔

مقام پرت واڑہ یہان سے بجانب شمال تین میل۔ چکلدرہ جانب شمال ومغرب چوبیس میل۔ انجن گاؤن سورجی طرف شمال و مغرب بیس میل۔ چاندور بازار بسوئے مشرق بیس میل اور امراوتی بسمت جنوب و مشرق بفاصلہ تیس میل واقع ہے۔

مقام پرت واڑہ پر فوجی چھاؤنی تھی اور ضلع ایلچپور کا صدر مقام بھی یہی تھا۔ اب صوبہ برار کا الحاق ملک متوسط کے ساتھ ہو نے اور افواج حیدرآباد کنٹنجنٹ کے موقوف ہو کر انگریزی فوجون مین شریک کر دیئے جانے سے یہ ضلع شکست ہو کر ضلع امراوتی مین شامل ہو گیا۔ اور فوجی چھاونی بھی برخاست کر دیگئی جس سے مقام پرتوارہ کی آبادی بہت گھٹ گئی اور پہلی رونق اور زینت بسبب معدوم ہوگئی۔ مقام چکلدرہ۔ کوہستان ست پڑہ پر صاحبان انگریزی کی موسم گرما مین قیام کرنیکی جگہ ہے۔ تحصیل میل گہاٹ کا صدر مقام بھی یہی ہے۔ آب وہوا یہا کی بہت عمدہ اور فرحت و صحت بخش ہے۔

یہین پر مشہور و معروف قدیم پہاڑی تاریخی قلعہ گاویل واقع ہے۔ اس قلعہ مین بڑی اور چھوٹی۔ ایسی دو مسجدین ہین۔ جو امتداد زمانہ کے باعث شکستہ اور خراب وخستہ ہوگئی ہین۔ چونکہ اب سرکار انگریزی کی توجہ آثار و عمارات قدیمہ کو قائم و درست رکھنے کی جانب مبذول ہوئی ہے اسی بنا پر قلعہ نرنالہ (جو تحصیل اکوٹ ضلع اکولہ برار غرب مین ایک پہاڑی قلعہ ہے) اور قلعہ گاویل کی دونون مسجدون کی ترمیم اور درستی کی تجویز ہوئی ہے۔ قلعہ گاویل اور قلعہ نرنالہ یہ دونون پہاڑی قلعے۔ احمد نگر کے نظام شاہی بادشاہون کے عہد حکومت مین۔ تعمیر ہوئے تھے ایسا تو اریخ دکن سے پتا چلتا ہے۔ صوبہ برار کے قبض و تصرف کی بابت درمیان راجہ بھونسلہ والی ناگپور اور نواب نظام الملک بہادر والی حیدرآباد دکن کئی لڑائیان ہوئین۔ آخری لڑائی اسی قلعہ گاویل گڑھ پر ہوئی۔ نواب نظام دکن کی مدد پر انگریزی فوج بھی تھی جسکے سردار نامدار جنرل سر آرتھر ویلزلی صاحب بہادر تھے جنکو آخر جبکہ بصلہ فتحیابی جنگ واٹرلو۔ ڈیوک آف ولنگٹن کا خطاب عطا ہوا۔ اس جنگ مین بھونسلہ کی فوجون نے پوری شکست کھائی اور آئندہ صوبہ برار کے دعوٰی سے دست بردار ہو کر نواب نظام دکن سے صلح کر لی اور برار پر نظام حیدرآباد پوری طور سے قابض و متصرف ہو گئے۔

انجن گاؤن ایک خوب آباد قصبہ ہے اور اسی کے قریب موضع سورجی ہے۔ قلعہ گاویل پر بھونسلہ کی فوجون نے حیدرآباد دکن اور انگریزی اعانتی فوجون سے شکست کھانے کے بعد راجہ بھونسلہ والی ناگپور نے جو صلحنامہ نواب نظام الملک والئی حیدرآباد دکن کو لکھدیا وہ صلحنامہ یہین پر مرتب ہوا اور سرداران بھونسلہ والی ناگپور۔ سرداران افواج نظام حیدرآباد دکن اور افسران لشکر انگریزی اور سپہ سالار نامدار جنرل سر آرتھر ویلزلی صاحب بہادر سب نے جن پر صلح ہو اور صلحنامہ تحریر کیا گیا۔ غرضکہ انجن گاؤن صوبہ برار دکن مین ایک تاریخی مقام ہے۔ چاندور بازار تحصیل ایلچپور مین ایک مشہور قصبہ بازار کیلیے مشہور ہے ہر ہفتہ مین یہان پر بہت بڑا بازار بھرتا ہے جو تین دن تک رہتا ہے۔ ہر قسم کا مال تجارت کثرت سے آتا ہے اور خرید و فروخت بھی بہت ہوتی ہے۔ اتنا بڑا بازار صوبہ برار مین اور کہین نہین بھرتا ہے۔ امراوتی صوبہ برار کا صدر مقام اور بڑی تجارت گاہ ہے۔ علی الخصوص کپاس کا بیوپار بہت ہوتا ہے۔ اور کئی کارخانے روئی اوٹنے اور بیلنے دابنے کے قائم ہوگئے ہین اور ہوتے جاتے ہین اور یہا کی آبادی و تجارت روز بروز ترقی کرتی جاتی ہے۔

(باقی آئندہ)

جماعت اہلحدیث کو ایک سخت صدمہ

گذشتہ اخبار طبع ہو چکنے کو بعد دہلی سے خطوط آئے کہ

حضرت مولانا و بالفضل اولانا جناب مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی مقیم دہلی ۳۰ جمادی الاول کو طاعون سے شہید ہو گئے ہین۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مولانا ممدوح جیسے جامع عالم کا اٹھ جانا تو ہمکو ایسا صدمہ ہے کہ اسکا عوض ہو سکے۔ اخبار گذشتہ چونکہ طبع ہو چکا تھا اسلیے ہم خاکسار نے ... ارکان اہلحدیث کانفرنس کو بذریعہ خطوط کے مولانا کے انتقال کی خبر بتلا کر جنازہ غائبانہ کی درخواست کی امرتسر مین متعدد جگہ جنازہ پڑھا گیا۔ ناظرین اخبار سے بھی التماس ہے کہ اپنے علاقہ مین جنازہ غائب پڑھکر مرحوم کیلیے دعا خیر کرین مرحوم حضرت شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین صاحب مرحوم کے ارشد تلامذہ مین سے تھے جناب نواب صدیق حسن صاحب مرحوم کے اعلٰی مصاحب رہ چکے تھے سرکار بھوپال مین بہت بڑی عزت رکھتے تھے حتی کہ ایک دفعہ سرکار عالیہ بھوپال کو دعا

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۲۰۳- اگر زانی عورت صراف کی دوکان سے اپنا روپیہ بدلا لے یعنی صراف کا روپیہ اسکو آجائے۔ زنا کی کمائی صراف کو چلی جاوے تو عورت مذکورہ وہ روپیہ کسی اسلامی کام پر لگا سکتی ہے؟ یا نہیں؟ (خریدار اخبار نمبر)

ج نمبر ۲۰۳- اس حیلہ سے حرام آمدنی حلال نہیں ہو سکتی کیونکہ اصل تو وہی ہے بعض لوگوں کو بریرہ کے قصے سے شبہ ہوا کرتا ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک لونڈی تھی اسکو لوگ صدقہ خیرات دیتے تھے اور وہ آنحضرت کو بطور تحفہ کچھ دیتی تو آنحضرت قبول فرما لیتے حالانکہ صدقہ خیرات آنحضرت پر حرام تھا کہتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ قبضہ بدلنے سے حرام چیز حلال ہو جاتی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ صدقہ خیرات تو ایک ایسی چیز ہے کہ گو آنحضرت کو اسکا کھانا حرام تھا لیکن بریرہ کو حلال تھا پس جہاں ایسی صورت ہو کہ اول جس کے ہاتھ میں چیز آئی ہے اسکو حلال ہو تو قبضہ بدلنے سے حلال ہو جائیگی۔ مگر یہاں تو یہ صورت ہی نہیں فاحشہ عورت کے حق میں تو زنا کی آمدنی (خرچی کی) حرام ہے اسلئے وہ جہاں جائیگی حرام رہیگی۔

س نمبر ۲۰۴- جو شخص کہے کہ زانیہ عورت کی خرچی حلال ہے، کیونکہ وہ اپنا تمام وجود دوسرے کے حوالہ کر دیتی ہے ہمارے فقہا نے اسکو حلال لکھا ہے اور احادیث کا کچھ اعتبار نہیں سینکڑوں موضوع ہیں ہزاروں ضعیف۔ شخص مذکور کو اہلسنت مانا جائے یا نہ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۴- ایسا شخص مسخرہ ہے۔ نہ کسی فقیہ نے زانیہ کی خرچی کو حلال لکھا ہے نہ کسی مجتہد نے فتوے دیا ہے بلکہ شیطان نے اسکو دھوکہ دیا ہے شخص مذکور اس قول کے لحاظ سے اہل سنت کیا اہل اسلام سے بھی نہیں۔

س نمبر ۲۰۵- بیعت شرعی ہے یا خلافت کی۔ اگر شرعی ہے تو بعد انتقال آنحضرت کے صحابہ کرام نے ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر کس قسم کی بیعت کی تھی؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۵- بیعت جو صحابہ نے کی تھی وہ شرعی تھی اور خلافت کی تھی آجکل جو لوگ پیری مریدی کے طور پر بیعت کرتے ہیں یہ ٹھیک نہیں۔

س نمبر ۲۰۶- جو شخص احادیث رسول کے ماننے والا ہو بھی کسی کی بیعت کرنیکی ضرورت ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۶- عالم ہو یا جاہل بیعت کی ضرورت کسی کو بھی نہیں۔ ہاں کوئی صالح متبع سنت ہو جسکی صحبت میں اپنے سے خدا کی محبت میں ترقی ہو سکے۔ تو اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا مستحب ہے کرنیوالا عالم ہو یا جاہل کوئی بھی ہو حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صحابہ کرام سے اس قسم کی بیعت لیا کرتے تھے۔

س نمبر ۲۰۷- مشکوٰۃ میں ابوہریرہ کی روایت ہے کہ مجھکو آنحضرت نے دو علم عنایت فرمائے ہیں ایک تو میں نے تم میں ظاہر کر دیا دوسرا اگر ظاہر کروں تو میرا یہ گلا کاٹا جائے فرمائیے وہ کونسا علم ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۷- وہ علم جو حضرت ابوہریرہ نے ظاہر نہ کیا تھا وہ یہ تھا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نوعمر لڑکوں کی حکومت سے پناہ مانگنا چاہئے چونکہ ابوہریرہ کے اس زمانہ میں حکومت ایسے ہی لوگوں کے ہاتھوں میں تھی اسلئے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا۔

س نمبر ۲۰۸- علم لدنی کس کو کہتے ہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۸- علم لدنی اسکو کہتے ہیں جو بغیر ظاہری اُستاد اور سامان کے خدا کی طرف سے سکھایا جائے جیسا فرمایا ہے آتَيْنَاكَ مِن لَّدُنَّا ذِكْرًا۔

س نمبر ۲۰۹- امت محمدیہ میں کتنے مجتہد اور کون کون گذرے ہیں۔ زمانہ حال میں کون کون ہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۹- میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال مجتہدوں کا شمار اور اسماء میرے کیا کسی بشر کی طاقت میں نہیں آجکل بھی جسکو... [illegible]

س نمبر ۲۱۰- اہل سنت کی تعریف کیا اور کس کتاب میں ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۱۰- شرح فقہ اکبر میں امام ابوحنیفہ صاحب کا قول ہے کہ اہلسنت وہ ہے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو سب صحابہ سے افضل جانتا ہو اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہو۔ اور موزوں پر مسح کرتا ہو۔ غرض یہ قرآن و حدیث پر جسکا عمل ہو۔

س نمبر ۲۱۱- حنفی مذہب کی تعریف کیا ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۱۱- حنفی مذہب کی تعریف امام ابوحنیفہ صاحب کے اقوال کا مجموعہ ہے جو انپر فتوے دے وہ حنفی ہے چنانچہ درمختار کے دیباچہ میں لکھا ہے یفتی علی قول الامام علی الاطلاق یعنی امام ابوحنیفہ صاحب کے قول پر ہمیشہ فتویٰ ہونا چاہئے۔

اطلاع: فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں۔ (ابو الوفاء ثناء اللہ)

انتخاب الاخبار

جس ڈاکو نے امرتسر لاہور کے درمیان چلتی گاڑی میں عورتون کے کمرے مین گھسکر ڈاکہ مارا تہا اُسکو مختلف جرمون مین ۲۰ سال قید ہوئی۔

اطلاع حاجی محمد سردار خان صاحب لکھتے ہین کہ میرے سامنے جبلپور مین ایک شخص کرشنداس مسلمان ہوا مگر بعد مین معلوم ہوا کہ جعلساز تہا اسلئے ناظرین اسکا اعتبار نکرین دہریت پیشے لوگون نے تبدیل مذاہب روزگار بنالیا ہے اسلئے مسلمان کسی نومسلم کو یکمشت چندہ دینے مین ذرہ احتیاط کیا کرین)

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جو ریل تیار ہونے والی ہے اسکیلئے ممالک عثمانیہ مین چندہ جمع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ مقام سولہ (شمالی ٹرکی) کے دو مسلمان دولتمندان سعادتلو حاجی جلیل پاشا اور سعادتلو حاجی ضیا بک نے علی الترتیب (۲۵) اور (۳۰) پونڈکی رقم حال مین حجاز ریلوے کی چندہ کرنے والی کمیٹی کو روانہ کی ہے۔

آرہ مین پانچ عیسائیون نے مذہب اسلام قبول کیا دفتر اہل حدیث مین بہی ایک ہندو مسلمان ہوا۔

شاہ ایران جسکا مذہب اصحاب ثلاثہ پر تبرّا کرنے کا ہے آجکل تمام دنیا مین [illegible] ہو رہا ہے کیونکہ ایران مین وہ پارلیمنٹ نہین چاہتا۔

مدراس ہائیکورٹ مین بہی ایک جج مسلمان کیا گیا (خدا کرے واقعی مسلمان ہو نہ کہ نام کا)۔

کابل دس برس کے بعد ۲۴ ماہ گذشتہ کو بدھ کا دن مبیّٰی کے لئے ایسا مبارک دن تہا کہ اُس روز وہان طاعون سے کوئی موت نہین ہوئی نہ طاعون سے کوئی بیمار ہوا (مرزا صاحب قادیانی کا نشان ہے)

وہیاری اخبار کے ایڈیٹر رامچندر ڈائین منڈ لک بی۔ اے کو مفتریانہ مضامین چہاپنے کے جرم مین بمبئی کے چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے ۲ سال قید بامشقت اور ایکہزار روپے جرمانہ کی سزا دی۔

محسود۔۔۔ وزیری لٹیرون نے سرحد ڈیرہ اسماعیل خان کے سرحدات پر چہاپہ مارا۔

ہز ہائینس نواب صاحب ٹونک [illegible] لاولد فوت ہو گئے۔ انکا ۲۰ [illegible]

سالہ بہتیجا انکا قریبی وارث ہے وہ گدی نشین ہوگا۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے ممالک متحدہ آگرہ اودھ کے قحط زدہ اضلاع مین ۲۵ لاکھ روپے کاشتکارون کو تقاوی دینے کے لئے اور منظور کئے۔

سید فضل الحسن بی۔ اے موہانی اوڈیٹر رسالہ اردوئے معلّےٰ علیگڈہ مضامین بغاوت انگیز کے جرم مین گرفتار ہوئے۔ اب ان پر مقدمہ فوجداری دائر ہے (افسوس)۔

طاعون سے ہفتہ مختتمہ ۲۰ رجون مین کل ہندوستان مین ۷۹۵ موتین ہوئین ان مین سے پنجاب مین ۱۹۹ موتین ہوئین۔

قحط زدون کی تعداد اب تمام ہندوستان مین صرف ۱۲ لاکھ ۷۲ ہزار ۵۲۷ رہگئی۔

شاہ ایران نے عام معافی کا اعلان کر دیا سوائے چند خاص لوگون کر کہ جن کے جرم کی تحقیقات عدالت مین کیجائیگی۔

طہران سے ریوٹر مخبر ہے کہ کوزکون نے مجلس وزارت شاہی کا محاصرہ کرلیا اور چند ممبرون کے حوالہ کئے جانے کا مطالبہ کیا۔ مجلس وزارت کے انکار کرنے پر جنگ کی نوبت پہونچی کئی کوزک مارے گئے۔ توپخانہ کی کمک پہونچی اور ایک گہنٹہ تک پہر لڑائی ہوئی۔

فصل وموسم کے بارہ مین تازہ سرکاری اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ جنوبی برہما شمال مشرقی ہندا خصوص مدراس مین شدت کی۔ جنوب اور مغربی ہندوستان صوبجات متحدہ کے بعض حصون مین عمدہ اور دیگر مقامات مین معمولی بارش ہو گئی ہے شمالی اور وسطی ہند مین ہنوز برسات کا پورا رنگ نہین جا مگر تازہ رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ممالک متوسط مین عام بارش ہو گئی ہے قحط زدگان کی تعداد مین سب جگہہ کمی واقعہ ہونے لگی ہے اور انکی تعداد آجکل ۱۱ لاکھ ۷۶ ہزار ہے جسکی تفصیل یہ ہے۔ بنگال ۲۴ ہزار۔ صوبجات متحدہ ۹ لاکھ ۶۰ ہزار۔ پنجاب ایکہزار۔ ممالک متوسط ۳۴ ہزار۔ بمبئی ۳ ہزار۔ مدراس ایک ہزار۔ وسط ہند ایک لاکھ ۲ ہزار۔

ایبٹ آباد مین ۲۴ جون کی صبح کو سہ بجے زلزلہ آیا اور ایک منٹ تک رہا اکثر لوگ گہبرا کر جہونک اٹھے مگر کسی قسم کا نقصان نہ ہوا (مرزا قادیانی کا معجزہ)

مسٹر تلک کی گرفتاری کے سبب پونہ کے بعض طلبا نے کالجون مین جانا چہوڑ دیا حکام اسکا سخت نوٹس لے رہے ہین۔

ahmadimuslim.de

وہ مرثیہ خوان قوم وملت

جو تیس قوم مین معروف ہو سبب

مقصد مسلمانون کی پولیٹکل سوشیل اور مذہبی اصلاح ہے۔ اور جسکو ہر حیثیت سے بزرگان قوم نے بہترین قومی اخبار تسلیم کر لیا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہین کہ وہ اخبار وکیل ہے۔ جو ہفتہ مین دو بار امرتسر سے شائع ہوتا ہو۔ اجتک اسکی قیمت بلا استثناء چھ روپیہ اور آٹھ روپیہ سالانہ تھی۔ مگر ہمین تجربہ سے معلوم ہوا کہ اسلامی پبلک کے لئے یہ قیمت بھی گران ہے۔ لہذا اب جون سے اواخر نومبر تک کے لئے چار اور چھ روپیہ قیمت قرار دی جاتی ہے۔ پچاس روپیہ سے کم امدنی والون اور طلبا سے للعمر چار روپیہ سے زیادہ آمدنی والے سے چھ روپیہ لیے اگر اس عرصہ مین ایک ہزار خریدارون کی فرمائش ہوگئی تو یہی رعایتی قیمت مستقل کر دی جائے گی۔ موجودہ حالت مین معہ محصول ڈاک نکال دینے کے بعد ہماری اصلی قیمت رہ جاتی ہے کیا اس سے بھی زیادہ رعایت ممکن ہے۔

المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

فہرست کتب موجودہ مطبع اہل حدیث امرتسر

تقابل ثلاثہ ــ توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت۔ ۵ر

فتوحات اہل حدیث۔ چیف کورٹ ہائی کورٹ پنجاب اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلجات بحق اہلحدیث قیمت ۵ر

دلیل الفرقان۔ بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب دیا گیا ہے۔ ۲ر

حق پرکاش۔ آریون کے گرو آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش مین قرآن شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہین انکا مفصل جواب۔ ۸ر

تغلیب الاسلام۔ جواب تہذیب الاسلام عبد الغفور نہایت عمدہ دلچسپ ہے۔ جلد اول قیمت ۵ر جلد دوم قیمت ۸ر جلد سوم قیمت ۵ر جلد چہارم قیمت ۵ر چارون کے خریدار سے ۱عہ ر

ماشہ ہر سال نو آریہ سابق عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام ... قیمت ۶ر

مناظرہ نگینہ۔ مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون سنہ ۱۹۰۷ء مین بمقام نگینہ مین اہل اسلام اور آریہ سماج ہوا تھا۔ قیمت ۶ر

ادب العرب۔ صرف ونحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا امداد مطلب لے سکے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶ر

مرقع دیانندی۔ اس رسالہ مین بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے تھے۔ آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳ر

مباحثہ دیوریا۔ مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماجیون کے مابین ہوا تھا۔ قیمت ۸ر

اہل حدیث کا مذہب۔ فرقہ اہل حدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہین اور کن کن کا انکار کرتے ہین ۳ر۔

تفسیر ثنائی۔ پوری کیفیت تو اس تفسیر کی اسکے پڑھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصون مین قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔

جلد اول ۱۲ر	جلد دوم ۱۲ر
جلد سوم ۱۲ر	جلد چہارم ۱۲ر
جلد پنجم ۱۲ر	

پانچون جلدون کی قیمت ۳عہ ر

السلام علیکم۔ اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلامون سے مقابلہ۔ آریون کے متعلق خاص نوٹ ۱ر

نماز اربعہ۔ اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ اسلام ہندو عیسائی آریون کی عبادتون کا مقابلہ ۲ر

ہدایت الزوجین۔ نکاح و طلاق کے مسائل اور میان بیوی کے ... حقوق کا بیان۔ قیمت ۱ر

المشتہر
منیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد جناب مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے چھپ کر شائع ہوا

ahmadimuslim.de